# 65692- فجر کی اذان کے بعد وتر ادا کرنا

## سوال

اگر کوئی شخص وتر ادا کرنے کی نیت کرے لیکن وہ سو گیا یا پھر اسے وقت کا پتہ ہی چلا اور وہ سحری کھاتا رہا تو اس کا حکم کیا ہے، کیا وہ اذان فجر کے بعد وتر ادا کر لے ؟

## پسندیدہ جواب

اول :

طلوع فجر کے ساتھ وتر کا وقت ختم ہو جاتا ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"رات کی نماز دو دو ہے، جب وہ صبح ہونے کا خدشہ محسوس کرے تو ایک رکعت ادا کر لے تو یہ اس کی ادا کردہ نماز کو وتر بنا دے گی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (472).

اور مسلم رحمہ اللہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"صبح ہونے سے قبل وتر ادا کر لو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (754).

"جب فجر کی اذان ہو جائے اور انسان نے وتر ادا نہ کیے ہوں تو وہ انہیں چاشت کے وقت تک مؤخر کر دے حتی کہ سورج اونچا ہو جائے تو پھر جتنی اس کی لیے میسر ہو وہ نماز ادا کرے، دو یا چار یا اس سے زیادہ دو دو کر کے ادا کرے، اگر اس کی عادت تین وتر ادا کرنے کی ہو اور وہ رات وتر ادا نہیں کر سکا تو چاشت کے وقت دو دو کر کے چار رکعت پڑھے، اور اگر وہ عادتا پانچ وتر ادا کرتا ہو اور رات کی بیماری یا نیند وغیرہ کی بنا پر ادا نہیں کر سکا تو وہ تین سلام کے ساتھ دو دو رکعت کر کے چھ رکعات ادا کرے.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے، آپ گیارہ رکعت ادا کرتے اور جب بیماری یا نیند کی بنا پر مشغول رہتے تو دن کے وقت بارہ رکعت ادا کرتے تھے، بخاری اور مسلم کی روایت میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا یہی بیان ہے، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں امت کے لیے بھی یہی مشروع ہے.

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن باز (300/11).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے یہ بھی سوال کیا گیا :

کیا فجر کی اذان کی ابتدا کے وقت وتر کا وقت ختم ہوتا ہے یا کہ اذان ختم ہونے کے وقت، اور اگر کوئی شخص سو جائے اور وتر ادا نہ کر سکے تو کیا اس کی قضاء ہے اور کیسے ہو گی ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

"ہر مومن مرد وعورت کے لیے روزانہ رات کو وتر ادا کرنا مشروع ہے اور اس کا وقت نماز عشاء سے لیکر طلوع فجر تک ہے، اس کی دلیل صحیحین میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"رات کی نماز دو دو رکعت ہے، جب صبح ہونے کا خدشہ محسوس کرو تو ایک رکعت ادا کرلو تو اس طرح ادا کردہ نماز وتر ہو جائے گی"

اور صحیح مسلم میں ہے کہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"صبح ہونے سے قبل وتر ادا کرلو"

اور امام احمد اور ابوداود اور ترمذی نے خارجۃ بن حذافہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا اور حاکم رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالی نے تمہیں ایسی نماز کے ساتھ مدد دی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، ہم نے کہا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ کونسی ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وتر، نماز عشاء سے لیکر طلوع فجر کے درمیان"

اس موضوع کی احادیث بہت زیادہ ہیں، جو کہ اس پر دلالت کرتی ہیں کہ طلوع فجر سے وتر کا وقت ختم ہوتا ہے، اور اگر نمازی کا طلوع فجر کا علم نہ ہو تو پھر وہ ایسے مؤذن پر اعتماد کرے جو وقت کا خیال رکھتا ہو، اور جب مؤذن فجر کی اذان دے تو وتر کا وقت جاتا رہا، لیکن جو فجر سے قبل اذان دیتا ہو تو اس کی اذان سے وتر فوت نہیں ہوگا، اور نہ ہی روزہ رکھنے والے کے لیے کھانا پینا، اور نہ ہی اس سے فجر کی نماز کا وقت داخل ہوگا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"بلال رضی اللہ تعالی عنہ رات کو اذان دیتے ہیں تو تم ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالی عنہ کے اذان دینے تک کھاؤ پیو" متفق علیہ.

ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالی عنہ نابینا تھے اور وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک کہ انہیں یہ نہ کہا جاتا کہ آپ نے تو صبح کردی صبح کردی، جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے اس سے یہ واضح ہوا کہ اگر مؤذن اذان دینے میں وقت کا خیال کرتا تو ہوا اذان شروع ہوتے ہی وتر کا وقت ختم ہو جاتا ہے، لیکن اگر مؤذن اذان شروع کردے اور شخص آخری رکعت میں ہو تو وہ صرف اذان سننے سے ہی عدم طلوع فجر کا یقین رکھتے ہوئے رکعت مکمل کرلے، اور اس میں ان شاء اللہ کوئی حرج نہیں.

اور جس شخص کا وتر رہ جائے اس کے لیے رات کی عادت کے مطابق دن کو نماز ادا کرنا مشروع ہے لیکن وہ وتر کی بجائے جفت رکعات ادا کرے گا، یعنی اگر تین پڑھتا تھا تو دن میں چار اور اگر اس کی عادت پانچ رکعت تھی تو دن میں چھ رکعت ادا کرے گا، اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے گا کیونکہ صحیح مسلم میں ہے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

"کسی مرض یا نیند کی بنا پر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وتر رہ جاتا تو دن کو بارہ رکعت ادا کرتے تھے" اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غالبا عادت گیارہ رکعات ادا کرنے کی تھی، جب وہ مرض یا نیند کی بنا پر نہ ادا کرسکتے تو بارہ رکعت ادا کرتے جیسا کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کررہی ہیں، ہر دو رکعت میں سلام پھیرتے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ثابت ہے کہ:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دس رکعات ادا کرتے ہر دو رکعت میں سلام پھیرتے اور ایک رکعت کے ساتھ وتر بناتے" متفق علیہ.

اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے" اسے مسند احمد اور اہل سنن نے صحیح سند کے ساتھ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے، اور اس کی اصل صحیحین میں ان الفاظ کے ساتھ ہے:

"رات کی نماز دو دو ہے" جیسا کہ اس جواب کے شروع میں گزر چکا ہے، اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے. انتھی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز(11/305–308).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:

میں طلوع فجر سے قبل افضل وقت میں وتر ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں؛ لیکن بعض اوقات طلوع فجر سے قبل ادا نہیں کر سکتا، تو کیا طلوع فجر کے بعد میرے لیے وتر ادا کرنا جائز ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

فجر طلوع ہو جائے اور آپ نے وتر نہ کیا ہو تو آپ وتر نہ پڑھیں، لیکن دن میں ادا کریں، اگر تین رکعت ادا کرتے تھے تو چار اور اگر پانچ تو پھر چھ رکعت ادا کریں.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب رات کی نماز رہ جاتی تو وہ دن میں بارہ رکعات ادا کرتے تھے" انتھی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (14/114).

اور صحابہ کرام کی ایک جماعت سے وارد ہے کہ اذان فجر کے بعد اقامت تک وتر کی ادائیگی میں کوئی حرج نہیں، ان میں ابن مسعود شامل ہیں.

اسے نسائی (1667) نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں صحیح قرار دیا ہے, اور ابن عباس بھی شامل ہیں، اسے امام مالک نے الموطا (255) اور عبادہ بن صامت بھی شامل ہیں، دیکھیں: الموطاء (257) رضی اللہ عنھم جمیعا.

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی سے نیند کی بنا پر وتر ادا نہ کر سکنے والے کے بارہ میں دریافت کیا گیا؟

تو ان کا جواب تھا:

"وہ طلوع فجر اور اقامت کے درمیان ادا کر لے، جیسا کہ عبد اللہ بن عمر اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنھم وغیرہ نے کیا تھا، اور ابو داود نے سنن میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص نماز سے سو گیا یا بھول گیا تو اسے جب یاد آئے وہ ادا کر لے، کیونکہ یہ اس کا وقت ہے"

اور یہ فرض اور قیام اللیل اور وتر اور سنت مؤکدہ سب کے عام ہے" انتھی

دیکھیں: فتاوی الکبری (2/240).

لہذا جب مسلمان شخص ان دو میں سے کسی امر پر بھی عمل کر لے تو ان شاء اللہ تعالی اس پر کوئی حرج نہیں.

واللہ اعلم.